# 49944-روزوں والی آیت میں مذکور فدیہ کی مقدار

## سوال

روزوں کی آیت میں مذکور فدیہ کی مقدار کیا ہے ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

اگر کوئی شخص بڑھاپے یا دائیمی بیماری جس سے شفایابی کی امید نہ ہو کی بنا پر رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو عدم استطاعت کی بنا پر رمضان المبارک کے روزے اس پر فرض نہیں، بلکہ وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیے گئے ہیں جس طرح پہلے لوگوں پر روزے رکھنے فرض تھے، تاکہ تم متقی بن جاؤ، چند گنتی کے دن ہیں چنانچہ تم میں سے جو کوئی بھی بیمار ہو یا مسافر تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے، اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے، اور جو کوئی خوشی سے نیکی کرے تو اس کے لیے یہ بہتر ہے اور تمہارے لیے روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تمہیں علم ہے}.البقرۃ(183–184).

.بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں، بلکہ یہ بوڑھے مرد اور عورت کے متعلق ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے، چنانچہ وہ اس کے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلایا کریں"

صحیح بخاری حدیث نمبر(4505).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"بوڑھا آدمی اور بڑھیا عورت دونوں کے لیے اگر روزہ رکھنا مشکل ہو اور شدید مشقت کا باعث بنے تو ان دونوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بلکہ وہ اس کے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلادیا کریں... اور اگر وہ کھانا کھلانے سے بھی عاجز ہوں تو ان کے ذمہ کچھ نہیں، اور (اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا)... اور وہ دائمی اور مستقل مریض جسے شفایابی کی امید نہ ہو وہ بھی روزہ نہ رکھے اور اس کے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلادیا کرے؛ کیونکہ وہ بھی بوڑھے شخص کے معنی میں ہی ہے "اھا نتہی مختصر.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ(396/4).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں ہے :

"احناف، شافعی، اور حنابلہ اس پر متفق ہیں کہ بڑھاپے، یا دائمی بیماری سے شفایابی کی امید نہ ہونے کی بنا پر ترک کردہ روزوں کی قضاء کرنا ممکن نہ ہو تو یہ فدیہ میں بدل جائیگا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے}.

اس سے مراد یہ ہے کہ جس کے لیے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو. اھ

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ(117/5).

اور "فتاوی الصیام" میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ مریض دو قسم کے ہوتے ہیں :

پہلی قسم :

ایسا مریض جس کی بیماری سے شفایابی کی امید ہو، مثلا وہ بیماریاں جن سے شفایابی کی امید ہے، اس کا حکم وہی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{چنانچہ جو کوئی بیماری ہو یا سفر پر تو وہ دوسرے ایام میں اس کی گنتی پوری کرے}.

اسے بیماری سے شفایابی کا انتظار کرنا ہوگا اور صحت ملنے کے بعد روزہ رکھنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں.

اور فرض کریں کہ اگر اس حالت میں اس کی بیماری جاری رہے اور شفایابی سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی نے تو دوسرے ایام میں قضاء واجب کی تھی لیکن وہ اس سے قبل ہی فوت ہو گیا، تو یہ شعبان کے مہینہ میں فوت ہونے والے شخص کی طرح ہوا جو رمضان آنے سے قبل ہی فوت ہو گیا، اس کی جانب سے روزوں کی قضاء نہیں ہوگی.

دوسری قسم :

شخص دائمی مرض کا شکار ہو، مثلا سرطان اللہ بچا کر رکھے اور گردے کی بیماری میں بتلا شخص، یا شوگر وغیرہ کا مریض یہ ایسی بیماریاں ہیں جو مستقل اور دائمی ہیں اس سے مریض کی شفایابی کی امید کم ہی ہوتی ہے، ایسا شخص روزہ نہیں رکھے گا، بلکہ روزہ کی استطاعت نہ رکھنے والے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کی طرح ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا.

اس کی دلیل قرآن مجید میں درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

.{اور جو لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ہے}. اھ

دیکھیں : فتاوی الصیام للشیخ ابن عثیمین (111).

دوم :

کھانا (غلہ) دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر مسکین شخص کو نصف صاع چاول یا گندم وغیرہ (یعنی ڈیڑھ کلو) دیا جائے، یا پھر کھانا پکا کر مسکینوں کو کھلا دیا جائے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر بوڑھا شخص روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھے تو ہر روز کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے، جب انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما بوڑھے ہوئے تو ایک یا دو برس ہر مسکین کو ہر روز روٹی اور گوشت دیتے اور روزہ نہ رکھتے تھے. اھ

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بوڑھی عورت بڑھاپے کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے تو اسے کیا کرنا ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا جواب تھا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا فتوی ہے کہ اسے ہر دن کے بدلے علاقے میں کھائی جانے والی غذا، مثلا گندم، چاول کھجور وغیرہ کا نصف صاع جس کا وزن تقریبا ڈیڑھ کلو بنتا ہے، اور اگر وہ عورت فقیر ہے کھانا نہیں دے سکتی تو اس کے ذمہ کچھ نہیں یہ کفارہ ایک یا کئی ایک مساکین کو مہینہ کے شروع یا درمیان یا آخر میں دینا جائز ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے. اھ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (203/15).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

"مستقل بیمار اور بوڑھا شخص چاہے مرد ہو یا عورت اگر روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ ہر دن کے بدلے مسکین کو کھانا کھلائے، چاہے یہ غلہ کی صورت میں فقراء کو دیا جائے یا پھر کھانا پکا کر مساکین کو کھلا دیا جائے چنانچہ دنوں کے مطابق مساکین کو رات یا صبح کا کھانا کھلا دیں، جس طرح بڑھاپے میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کرتے وہ رمضان المبارک کے مکمل ماہ کا روزہ رکھنے کے بدلے تیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیتے تھے" اھ

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (111).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

روزہ رکھنے سے عاجز شخص مثلا بوڑھا مرد یا عورت یا شفایابی سے ناامید دائمی بیمار شخص کھانا کس طرح کھلائے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"بڑھاپے کی بنا پر اگر کوئی مرد یا عورت روزہ رکھنے سے عاجز ہو یا روزہ رکھنے میں اسے شدید قسم کی مشقت ہوتی ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، اور اس کے بدلے ہر روز نصف صاع گندم یا کھجور یا چاول وغیرہ جو اپنے گھر میں استعمال کرتا ہے مساکین کو کھلائے.

اور اسی طرح وہ مریض جو روزہ رکھنے سے عاجز ہو یا اس کے لیے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو اور اسے بیماری سے شفایابی کی امید نہ ہو تو وہ بھی مساکین کو کھانا کھلائے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

.{اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا }.البقرۃ(286).

اور فرمان باری تعالی ہے :

.{اللہ تعالی نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی }.الحج(78).

اور ایک مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو لوگ اس کی استطاعت رکھتے ہیں ان کے ذمہ مسکین کو بطور فدیہ کھانا دینا واجب ہے }.البقرۃ(184)اھ.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء(164/11).

واللہ اعلم.